انصاف کی جنگ از سماویہ حنان

WWW.NOVELSCLUBB.COM

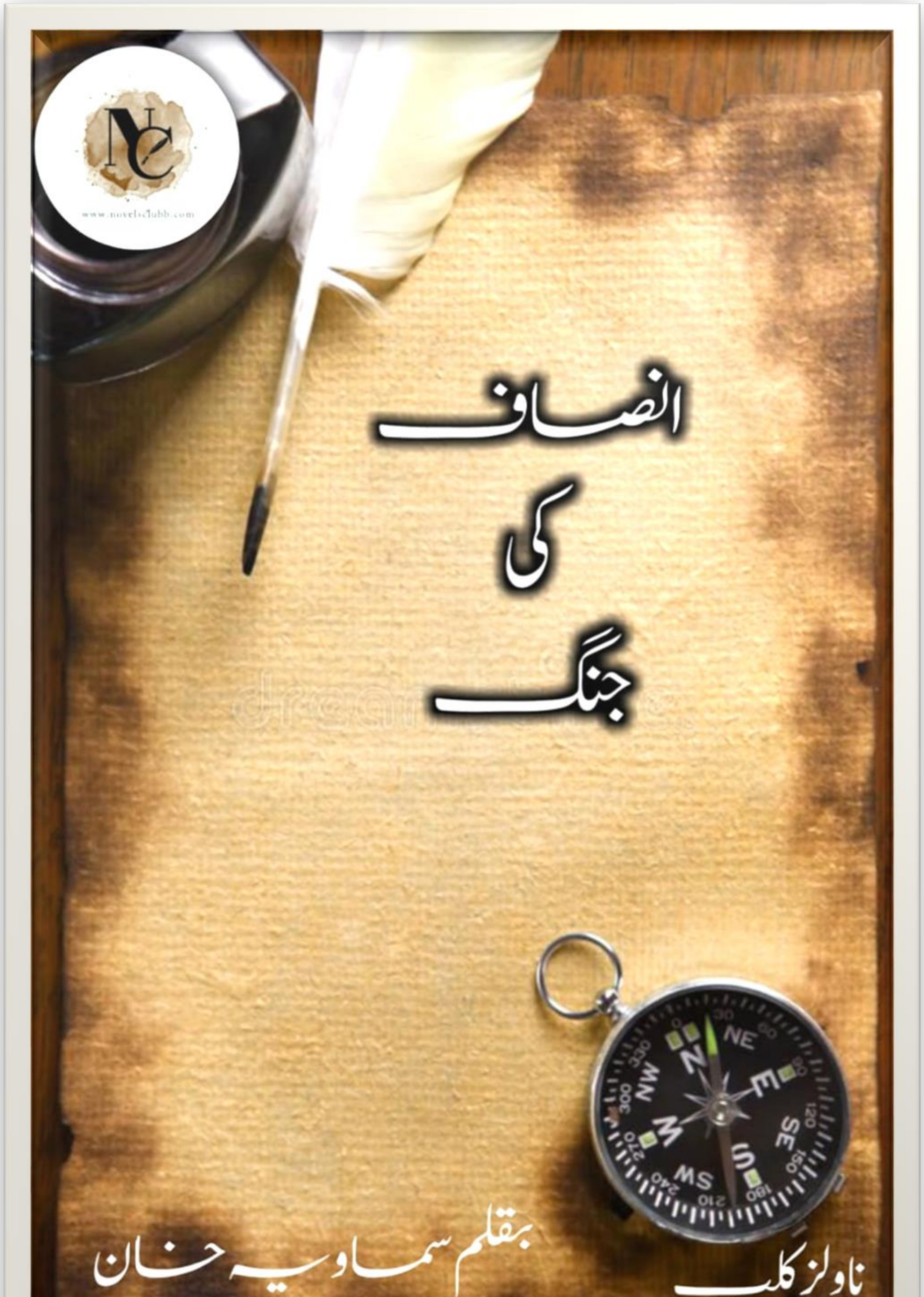

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

انصاف کی جنگ

از

سماویہ خان

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

انتساب:

"منزہ تبسم اور اریج خان کے نام"

www.novelsclubb.com

■■■■■■

《کوشش بھی کر امید بھی رکھ راستہ بھی چن۔

پھر اس کے بعد تھوڑا مقدر تلاش کر۔》

www.novelsclubb.com

امید۔۔۔امید سب سے اہم چیز ہے ہماری زندگی میں۔آپ نے کبھی امید نہیں چھوڑنی۔چاہے کچھ بھی ہو جائے،دنیا جو بھی کہے،لوگ جیسا بھی سوچیں۔لیکن اس سے بھی اہم ایک اور بات جو کہ کامیاب زندگی گزارنے کیلئے نہایت ضروری ہے۔۔اگر کوئی کام اس طرح سے نہ ہو،جیسی آپ کو امید ہو،یا آپ کو وہاں سے

شکست ہو جہاں سے آپ کو صرف فتح کی امید تھی تو صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں، دل چھوٹا نہ کریں بلکہ،

کوشش کریں اور اللہ سے بہتری کی امید رکھیں کیونکہ "جن کی امید اللہ سے ہو، وہ کبھی نا امید نہیں ہوتے"۔ گویا یوں سمجھ لیجیئے کہ امید زندگی اور نا امیدی موت ہے۔

عماد حسن نے پورے ہال کو ایک نظر دیکھتے ہوئے اپنی تقریر مکمل کی تھی۔

بلاشبہ وہ ایک اچھا مقرر تھا۔

www.novelsclubb.com

......

حسن غازان اسلام آباد کے بہت اچھے اور اپنی جاب سے وفادار physio therapistsمیں سے ایک ہیں، جو کہ شفا انٹر نیشنل ہاسپٹل میں اپنی خدمات

انجام دے رہے ہیں۔ان کی چھوٹی سی خوشحال فیملی ان کی بیوی ثنایا حسن اور بیٹے عماد حسن پر مشتمل ہے۔یہ خاندان اسلام آباد کے پوش ایریا (ایف۔سیون/2)میں رہایش پزیر ہے۔

عماد حسن نویں کلاس کا طالبعلم ہے۔

....

عماد اپنے کمرے میں بیٹھا ایک رسالے کی ورق گردانی میں مصروف تھا۔یہ عماد حسن کا محبوب مشغلہ تھا۔اتنے میں اسے کچھ یاد آیا تو فوراً ثنایا کو آوازیں دیتا اٹھ گیا۔

امی،امی۔۔کہاں ہیں آپ؟؟؟وہ قدرے اونچی آواز میں بولا،چند لمحوں میں ہی اس نے پورا گھر سر پر اٹھا لیا تھا۔ہاں بھئی کیوں شور مچا رہے ہو؟؟ثنایا نے اسے

ڈانٹتے ہوئے پوچھا۔میں شور مچا رہا ہوں؟اس نے اپنی سرمئی آنکھوں کو چھوٹا کر کہ معصومیت سے پوچھا۔۔۔۔

اچھا نا امی کل میرے سکول میں کوئز کمپیٹیشن ہے اس کی تیاری میں مدد کروا دیں نا پلیز،اس نے اپنا مدعا بیان کیا۔اچھا چلو میں آتی ہوں،ثنایا نے پیار سے کہا۔

■■■■■■■■■

عماد اس وقت بہت خوش تھا وجہ آج کے

کمپیٹیشن میں ملنے والی فتح تھی اور ابھی وہ اپنے پسندیدہ ٹیچر سر سکندر کو ملنے جا رہا تھا۔سر سکندر اس کے فیورٹ سبجیکٹ یعنی پاکستان سٹڈی کے بھی ٹیچر تھے اس وجہ سے عماد کو ان سے بہت عقیدت تھی۔عماد سٹاف روم کے دروازے پر کھڑا تھا کہ سر سکندر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا؛ہاں بیٹا اندر آجائو۔عماد چلتا ہوا ان کی کرسی کے

پاس جا کھڑا ہوا۔"واہ عماد آج تو تمہاری کارکردگی دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی

بہت خوب میرے شیر"، سر نے دل سے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

(Thanks alot sir)(آپ کا بہت شکریہ سر)عماد نے جواباً کہا اور پھر ان

سے اجازت لیتے ہوئے باہر کی جانب چل دیا۔یہ چند الفاظ بھی عماد کیلئے بہت

قیمتی اور باعث فخر تھے۔خوشی اس کے چہرے پر صاف ظاہر تھی۔

....

عماد کا بچپن سے ہی خواب تھا کہ وہ ایک بہت اچھا[prosecuter]

(وکیل استغاثہ) بنے،اس کے ساتھ ہی اسے تاریخ سے بہت دلچسپی تھی۔

(رومن ہسٹری اس کی پسندیدہ تھی۔)

www.novelsclubb.com

وہ قانون کے بارے میں ہر ممکن خبر رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔ایک دفعہ اس کے ایک ٹیچر نے اس سے پوچھا کہ آیا وہ وکیل کیوں بننا چاہتا تھا؟

"سر میں چاہتا ہوں کہ میرے ملک کے لوگوں کو انصاف ملے۔آج کے دور میں ہمارے لئے کوئی فرشتہ نہیں آئے گا، بلکہ ہم میں سے ہی کسی کو فرشتہ بننا پڑے گا۔میں چاہتا ہوں کہ میرا ملک جو کہ برابری کے نام پر وجود میں آیا اس میں قانون سب کیلئے برابر ہو اسی لئے میں قانون پڑھنا چاہتا ہوں، کیونکہ آپ تبدیلی تب ہی لا سکتے ہیں جب کہ آپ کو اس چیز کے بارے میں سمجھ بوجھ ہو۔میں چاہتا ہوں کہ اس ملک میں کوئی بھی بے گناہ صرف اس وجہ سے انصاف سے محروم نہ رہے کہ وہ غریب ہے اور اس کی جیب میں وکیل کو دینے کیلئے بھاری رقم نہیں موجود۔میں

اپنے لوگوں کی مدد۔ کرنا چاہتا ہوں"، عماد نے بہت ہی خوبصورتی سے جواب دیا

تھا۔

......

ہاں بھئی سنائو؛ کیسا رہا تمہارا کمپیٹیشن ؟ حسن غازان نے کھانا کھاتے ہوئے عماد

سے پوچھا۔ ہمیشہ کی طرح

بیسٹ، عماد نے فخر سے کہا۔ یہ تو بہت ہی خوشی کی بات ہے، چلو اسی موقع پر پھر

آج رات کی چائے تم پلائو، حسن صاحب نے عماد سے فرمائشی انداز میں کہا۔ "پاپا

دس از ناٹ فیئر یار" عماد نے رونی صورت بناتے ہوئے کہا۔ امی یار پاپا کو دیکھیں

نا۔ نہیں عماد میں اس وقت تمہارے پاپا کیساتھ ہوں، ثنایا نے کہا اور وہ تینوں ہنس

دیئے۔۔۔۔۔۔

....

آج موسم بہت ہی خوبصورت تھا۔عماد کتنی دیر سے شیشے کے سامنے کھڑا خود کو دیکھ رہا تھا۔وہ اکثر یوں ہی اپنی آنکھوں میں دیکھتا رہتا تھا،اسے اپنی سرمئی آنکھوں سے بہت محبت تھی۔اپنی آنکھوں کو دیکھنا ان کے بارے میں

بات کرنا اسے بہت پسند تھا۔وہ یوں ہی مگن کھڑا تھا کہ ثنا یا نے اسے ناشتہ کرنے کیلئے آواز دی۔آج کا دن خاص تھا کیونکہ آج اس کا 9th کلاس رزلٹ آنا تھا جس کا عماد حسن کو بے صبری سے انتظار تھا۔

▪▪▪▪▪▪

یہ منظر بائیولوجی کے کلاس روم کا تھا،جہاں کچھ طلباء بہت خوش نظر آرہے تھے تو کچھ اداس۔وجہ آج آوٹ ہونے والا رزلٹ تھا۔عماد ان طلباء میں سے تھا جن کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔عماد کا رزلٹ بہت شاندار تھا۔(پاکستان

سٹڈی میں توقع کے عین مطابق 50/50 نمبر تھے جبکہ بائیو میں (65/64) عماد بیٹا آپ کا رزلٹ دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ تم بائیو کو نہ چھوڑنا، میری خوائش ہے کہ تم ایک اچھے ڈاکٹر

بنو، سر نے عماد سے بہت پیار سے کہا۔

ارے سر یہ تو پھر

"کام عشق کے آڑے آتا رہے گا، اور عشق کام سے الجھتا رہے گا۔ پھر آخر تنگ آ کر میں دونوں کو ادھورا چھوڑ دوں گا" عماد نے فیض کی غزل کا بیڑا غرق کرتے ہوئے جواب دیا۔ جس پر سر سمیت پوری کلاس ہنس دی۔ عماد حسن کا ایک ہی خواب تھا ،اس کی زندگی کا ایک ہی مقصد تھا، اور وہ تھا L.A.T پاس کرنا۔ "مجھے پراسیکیوٹر بننا ہے اس کے علاوہ میں کچھ سوچنا بھی نہیں چاہتا"

www.novelsclubb.com

یہ عماد کے الفاظ تھے۔

《وہ لوگ بہت خوش قسمت تھے

جو عشق کو کام سمجھتے تھے

یا کام سے عاشقی کرتے تھے

ہم جیتے جی مصروف رہے

کچھ عشق کیا کچھ کام کیا

کام عشق کے آڑے آتا رہا

اور عشق کام سے الجھتا رہا

www.novelsclubb.com

پھر آخر تنگ آکر ہم نے

دونوں کو ادھورا چھوڑ دیا》

(فیض احمد فیض)

....

وقت کا کام ہے گزرنا۔ یہاں بھی ایسے ہی ہنستے، کھیلتے، قہقے لگاتے تین سال گزر چکے تھے۔اور یہ جو وقت تھا ویسے تو یہ سب ہی طلباء و طالبات کیلئے اہم تھا لیکن عماد حسن کیلئے بہت زیادہ اہمیت کا حامل تھا کیونکہ یہاں سے اس کی زندگی بدلنی تھی۔

www.novelsclubb.com

عماداس وقت کافی پرجوش تھااور ہوتا بھی کیوں نا یہ اس کی زندگی کا بقول اس کے سب سے اہم موڑ تھا۔اس وقت وہ اپنے ایف۔ایس۔سی کے رزلٹ کے انتظار کے ساتھ ساتھ اپنے خواب کی تکمیل کی تیاری یعنی اگست میں ہونے والے "ایل۔اے۔ٹی" کی تیاری کررہا تھا۔وہ سارا سارا دن کتابوں میں سر دیئے بیٹھا رہتا تھا۔اب تو ثنایااور حسن بھی اس سے عاجز آچکے تھے۔

عماد بیٹا آئو کھانا کھالو میں کب سے تمہیں آوازیں دے رہی ہوں؛ثنایا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے عماد سے کہا جو کہ

"ایل۔اے۔ٹی ایسے"(L.A.T essays)

کی کتاب کھولی پڑھائی میں مگن تھا۔آرہا ہوں امی جی؛اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

.....

3اگست 2019۔ آخر کار وہ دن بھی آہی گیا کہ جس کا ہر محنت کرنے والے کو انتظار ہوتا ہے۔وہ دن جس کی خاطر گزشتہ کئی راتیں بے خواب اور کئی دن بے آرام گزرتے ہیں۔عماد حسن کو بھی اس دن کا شدت سے انتظار تھا،اسے کوئی ڈر نہ تھا بلکہ خود پر اعتماد تھا کہ

"وہ یہ کرلے گا،ہاں وہ کر سکتا ہے"

ساڑھے تین گھنٹوں کا یہ ٹیسٹ دس بجے شروع ہونا تھا۔اس وقت تمام امیدوار چہرے پر کچھ خوف اور جوش کے تاثرات لئیے ہال میں ٹیسٹ شروع ہونے کے منتظر تھے۔عماد کافی دیر سے ادھر ادھر نگاہیں گمائے گویا ہر چیز کا جائزہ لے رہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا۔یہاں وہاں دیکھتے اچانک ہی عماد کا ماتھا ٹھنکا وجہ سامنے کھڑے انویجیلیٹر اور ایم-این-اے بلال فیاض کا بیٹا حسین بلال تھا۔انویجیلیٹر صاحب اسے یہ ٹیسٹ باآسانی کلئیر کرنے کیلئیے الیکٹرانک ڈیوائس کنیکٹ کر کے دے رہے تھے۔یہ دیکھ کر عماد کے اندر کے انصاف اور اصول پسند انسان نے اچانک ہی سر اٹھایا۔اس کو ہر گز یہ گوارا نہ تھا کوئی اتنے ذلیل طریقے سے اتنے معزز شعبے کو اختیار کرے۔ عماد کو یہاں چپ رہنا بے ایمانی لگی،عماد حسن چاہتا تھا کہ اس کے ملک میں انصاف ہو اور یہ کہیں کا انصاف نہ تھا کہ ایک دھوکہ باز،دھوکہ دہی سے ایک محنتی،ایماندار اور مستحق کا حق،اس کی سیٹ لے اڑے۔

"ایکسکیوز می سر!"اس نے کھڑے ہوتے

www.novelsclubb.com

ہوئے کہا۔اس کی آواز پر انویجیلیٹر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور اس کو اپنی سیٹ پر واپس بیٹھنے کا کہا، لیکن عماد حسن چلتا ہوا ان دونوں کے قریب جا پہنچا اور یہ تھی اس کی سب سے بڑی غلطی۔ "جناب! میں دیکھ چکا ہوں جو آپ ایک چیٹر کی چیٹنگ میں بڑی خوبصورتی سے مدد کر رہے ہیں"؛ عماد نے ترش لہجے میں کہا۔اور اب میں آپ کی شکایت اعلیٰ حکام سے کروں گا تاکہ آپ جیسے نااہل لوگوں سے اس ملک کو نجات حاصل ہو۔ یہ سن کر انویجیلیٹر اور حسین بلال دونوں بلکل پر سکون رہے نا کوئی ڈر نا رد عمل۔ "مسٹر عماد حسن رول نمبر 6577 آپ مجھے خود کو چیٹنگ کروانے کیلیئے اکسا نہیں سکتے، آپ کے خلاف شکایت درج ہو گی اور آپ کا

www.novelsclubb.com

ٹیسٹ بھی کینسل کیا جاتا ہے"؛ انویجیلیٹر نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہوئے قدرے اونچی آواز میں کہا۔

★★★★★

یہ منظر ایک آفس روم کا تھا، جہاں موت کا سا سناٹا تھا۔یہ طوفان گزر جانے کے بعد کی خاموشی تھی، یہ زندگی برباد ہو جانے کے بعد کی خاموشی تھی، یہ نا جانے کتنے بے سکون دنوں اور کئی بو خواب راتوں میں کی جانے والی محنت پر پانی پھرنے کے بعد کی خاموشی تھی۔اس آفس روم میں کچھ دیر قبل ایک انصاف کے حامی کو بنا کسی انصاف کے سزا سنادی گئی تھی۔اس آفس روم میں

عماد حسن ولد حسن غازان کو چیٹنگ کے جھوٹے کیس کے سلسلے میں قصوروار ٹھہرا دیا گیا تھا۔اس پر کوئی قانونی

کاروائی نہیں کی گئی تھی۔کاروائی تو تب ہوتی جب ثبوت ہوتے۔یہاں بلال فیاض کے کانٹیکٹس کام آئے تھے، یہاں بلال فیاض کی پاور کام آئی تھی۔عماد حسن کا نہ

صرف آج کا ٹیسٹ کینسل ہوا تھا بلکہ وہ اگلے تین سال تک ایل۔اے۔ٹی دینے اہل نہیں تھا۔

....

عماد حسن کی حالت اس کھلاڑی سے کسی طور پر بھی کم نہ تھی جو ورلڈ کپ اٹھانے کیلیئے پر عزم ہو لیکن آخری اوور میں پاسہ پلٹ جائے یا شاید اس کی حالت اس سے بھی بری تھی، کیونکہ اسے تو بلا مقابلہ شکست ہوئی تھی۔اس انیس سالہ لڑکے کو یہ لگا تھا کہ شاید اسے صرف منہ بند رکھنے کا کہا جائے گا یا صرف اوپر اوپر سے دنیا کو دکھانے کیلیئے

www.novelsclubb.com

ہی سہی بلال فیاض کے خلاف کوئی چھوٹا موٹا ایکشن لیا جائے گا اس سے زیادہ کا اس نے سوچا بھی نہ تھا کیونکہ وہ اپنے سسٹم کو جانتا تھا لیکن وہ غلط تھا وہ تو اس سفاک سسٹم کو بلکل نا جانتا تھا۔

....

"ارے عماد ابھی تو تمہارا ٹیسٹ ختم ہونے میں دیر تھی نا بچے، میں آنے والا تھا تمہیں لینے۔۔۔"؛ حسن غازان جو کہ لان میں کھڑے مالی کو ہدایت دے رہے تھے عماد کو گیٹ سے داخل ہوتا دیکھ کر بولے۔ عماد نے جواب نہ دیا، اس کے پاس بولنے کو کچھ نہ تھا، وہ سیدھا جا کے ان کے گلے سے لگ کر رو دیا۔ وہ کم عمر لڑکا باپ کا کندھا ملتے ہی خود پر قابو نہ پا سکا۔ اس نے اتنی دیر سے اندر جمع ساری

www.novelsclubb.com

بھڑاس کو آنسوئوں کے ذریعے بہہ جانے دیا۔ حسن صاحب اپنے بیٹے کی اس حالت کو دیکھ کر لڑکھڑا سے گئے۔انہیں عماد کی یہ حالت بلکل نہ سمجھ آئی۔

"عماد۔۔۔عماد میری جان کیا ہوا ہے؟ادھر دیکھو میری طرف، مجھے بتائو کیا ہوا ہے؟" حسن غازان اس کو تھپتھپاتے ہوئے بولے۔ عماد حسن بدستور چپ رہا۔وہ اس کو اندر لے گئے۔ ثنایا کے دل کو اپنے لخت جگر کو دیکھ کر کچھ ہوا۔

اسے دیکھ کر کوئی یہ اندازہ کر سکتا تھا کہ آیا یہ وہی عماد حسن ہے جو صبح ہنستا، کھیلتا ماں باپ کی دعائوں میں اپنی زندگی کی سب سے بڑی خواہش کے حصول کیلیئے نکلا تھا۔۔۔نہیں یہ وہ تو نہیں ہے۔۔یہ تو کوئی اور ہے کوئی ایسا جو اپنا سب کچھ ہار کر آگیا ہو، جس کا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

چہرہ نہ جانے کب آخری بار مسکرایا ہو۔۔۔ جس کی آنکھوں میں ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں تھیں۔

ثنا یا عماد کیلیئے پانی لائیں اس نے پورا گلاس ایک ہی گھونٹ میں غٹک لیا، پھر اس نے آہستہ آہستہ اٹکتے ہوئے سارا قصہ ماں باپ کو سنا دیا۔ان دونوں کو بھی سکتا ہو گیا۔ حسن جلد ہی سنبھل گئے وہ اس کے باپ تھے انہیں اسے سہارا دینا تھا انہیں اپنے بیٹے کو انصاف دلوانا تھا۔

....

اگلے کئی روز تک حسن غازان عماد کیلئیے انصاف کی خاطر ادھر ادھر کے چکر لگاتے رہے۔ وہ ایک کامیاب ڈاکٹر تھے ان کے کافی ذرائع تھے لیکن افسوس کہ وہ ایک ایم۔این۔اے کا مقابلہ نہ کر سکے۔ وہاں سے پکا کام ہوا تھا۔ عماد جو کافی ہنس مکھ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھااب تو جیسے بلکل ہی چپ ہو گیا تھا اس کا نقصان بھی تو بڑا تھا۔دیکھنے والوں کو اس کی یہ حالت اپنی ناکامی چھپانے کیلیئے محض اک ڈرامہ لگتی تھی لیکن کوئی اس کے دل سے پوچھتا کہ اس پہ کیا بیتی ہے۔۔۔وہ اپنے باپ کو خود کیلیئے خوار ہوتا دیکھ اور شرمندہ ہوتا۔تھا،لیکن اس کے دل میں کبھی یہ خیال نہ آیا کہ "کاش میں چپ کر کے بیٹھتا"

اس نے جو کیا تھا صحیح کیا تھا اسے اس بارے میں کوئی شرمندگی نہ تھی۔۔۔

بہت کوششوں کے بعد حسن غازان کو آج ایک خوشخبری ملی تھی کہ بہت سا پیسا پانی کی طرح بہا کر عماد کی تین سال کی سزا کو دو سال کیا جا سکتا تھا یعنی وہ دو سال بعد یہ ٹیسٹ دوبارہ دے سکتا تھا انہوں نے کچھ بھی کرنے سے پہلے عماد اور ثنا یاسے مشورہ کرنا ضروری

سمجھا۔

......

عماد نے حسن غازان کی پوری بات بہت توجہ سی سنی۔وہ جس طریقہ کار کا ذکر کر رہے تھے وہ غیر قانونی تھا،اگر اس نے آخر میں غیر قانونی طریقے ہی استعمال کرنے تھے تو یہ سب کرنے کا کیا مقصد تھا بھلا۔۔وہ چپ کر کے بیٹھا رہتا ٹیسٹ کرتا اور گھر آجاتا بس۔

"نہیں پاپا! ہم ایسا نہیں کریں گے میں نے جو بھی کہا یا کیا وہ غلط نہیں تھا مجھے سو بار موقع ملے میں سو بار ایسا کروں گا۔وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔انہوں نے مجھے تین سال تک کیلئیے بین کیا ہے نا۔۔میں عماد حسن پوری زندگی ایل۔اے۔ٹی نہیں دوں گا"؛ حسن غازان کی بات سن کہ عماد بولا۔وہ اب کافی

سنبھل چکا تھا۔" یہ صرف ایک ٹیسٹ تھا جو میں جس وجہ سے نہیں دے سکا مجھے اس وجہ پر فخر ہے"۔میں نے آگے کیا کرنا ہے یہ میں نے سوچ لیا ہے پاپا۔وہ سارے حساب کیئے بیٹھا تھا وہ گر کر ٹھوکر کھا کر اٹھ چکا تھا۔ہاں یہ اس کی غلطی تھی کہ اس نے صرف اس ٹیسٹ تک خود کو خود کو محدود کر لیا تھا اس کے علاوہ اس نے کچھ سوچا نہ تھا، لیکن

اس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔

《گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں

وہ طفل کیا گرے جو گھٹنوں کے بل چلے》

▪▪▪▪▪▪▪▪

www.novelsclubb.com

6سال بعد۔۔۔۔ بلیک آڈی(audi)ایک شاندار بلڈنگ کے سامنے رکی۔اس بلڈنگ کے اوپر نہایت

نفاست اور خوبصورتی سے دو حروف کنندہ تھے جو اس کی پہچان کو واضع کر رہے تھے یہ دو حروف تھے "گائیڈڈ پاتھ "۔یہ عمارت اور اس کے اندر کا سسٹم کسی کی انتھک محنت کا منہ بولتا ثبوت تھے۔گاڑی سے وارد ہونے والی شخصیت

عماد حسن تھی جو کہ گئیڈڈ پاتھ کا اونر تھا۔عماد حسن اپنے خوابوں سے دستبردار نہیں ہوا تھا۔اس کا مقصد تھا اپنے لوگوں کو انصاف دلوانا ان کے حقوق کیلیئے لڑنا وہ اب بھی یہی کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

......

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گائیڈڈ پاتھ ایک لیگل فرم تھی جس میں متعدد لائیرز کی ٹیمیں تھیں (کریمنل لاء کی ٹیم، فیملی لاء کی ٹیم، پراپرٹی لاء کی ٹیم۔۔۔وغیرہ) گائیڈڈ پاتھ میں لوگوں کے انصاف کیلیئے لڑا جاتا تھا ایسے کئی

کیسز جو عام فرمز نے لینے سے انکار کر دیئے ہوں وہ عماد حسن کی زیر نگرانی گائیڈڈ پاتھ میں سولو (solve) کیئے جاتے ہیں۔ عماد حسن کہنے کو تو اس فرم کا اونر تھا جسے چلانے کیلیئے بہت لوگ تھے لیکن وہ ہر کیس کو خود بھی دیکھتا تھا۔

....

گزشتہ چھ سالوں میں عماد حسن کی زندگی پوری طرح بدل چکی تھی۔ عماد نے history (تاریخ) اور sociology کو منتخب کیا تھا۔ اس نے اپنی ڈگری قائدِ اعظم یونیورسٹی سے مکمل کی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے کئی

business management کورسز بھی کیئے تھے۔دو سال پہلے اس نے گائیڈڈ پاتھ کی بنیاد رکھی تھی اور آج تک یہ

فرم کوئی کیس نہ ہاری تھی۔ان چھ سالوں میں اس نے بہت کچھ سیکھا تھا اس نے ہر طرح کی صورتحال پر قابو پانا سیکھ لیا تھا۔اب کوئی بھی اسے کسی جھوٹے کیس میں پھنسانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔اب وہ انیس سال کا ایک کمزور لڑکا نہ تھا۔

......

گائیڈڈ پاتھ میں ہر طرف افراتفری مچی تھی۔آج ایک بہت اہم میٹنگ تھی۔اس میٹنگ میں عماد نے ایک نئی ٹیم متعارف کروانی تھی۔وہ بلیک تھری پیس پہنے آفس بلڈنگ میں داخل ہوا اور تیز قدموں سے میٹنگ روم کی جانب بڑھا۔اس نے

سربراہی سیٹ سنبھالی اور میٹنگ کا آغاز کیا۔ دو گھنٹوں تک چلنے والی اس میٹنگ میں عماد نے ایک ایسی ٹیم کی

تشکیل کا آئیڈیا دیا جو کہ گورنمنٹ کی اجازت سے

Ecat , MD cat اور LAT

کے ٹیسٹ سینٹرز کا دورہ کرے گی اور اس بات کو یقینی بنائے گی کہ وہاں ٹیسٹ با ضابطہ طور پر منعقد ہو رہا ہے۔ اور نہ کسی کو فیور دی جا رہی ہے اور نہ ہی کسی کے ساتھ زیادتی کی جا رہی ہے۔ اس کا یہ آئیڈیا سب کو بہت پسند آیا اور اس پر کل سے ہی کام شروع کرنے کا کہہ کر وہ میٹنگ روم سے چل دیا۔ آج وہ خوش تھا اور اس نے اپنی یہ خوشی سب سے پہلے اپنے ماں باپ کیساتھ شئیر کرنی تھی۔۔۔۔

■■■■■■■

"یہ کیسی فرم ہے۔۔۔آپ کے بارے میں تو بڑا مشہور تھا کہ یہاں سب کو انصاف

دیا جاتا ہے۔۔۔یہاں ہر ایک کے حق کیلئیے لڑا جاتا ہے۔۔۔کہاں گئے وہ دعوے؟؟کیا یہ ہے آپ کا انصاف؟ارے وہ مسٹر عماد حسن تو بڑے دھڑلے سے کہتے ہیں کہ "ہمارا اولین مقصد ہر امیر و غریب بے گناہ کو انصاف دلوانا ہے۔۔پھر چاہے کیس کی نوعیت جو بھی ہو"اس نے عماد ہی کہ انداز میں کہا۔۔۔عماد کو اپنے آفس جاتے ہوئے ایک کیبن سے نسوانی آوازیں سنائی دیں۔وہ جو کوئی بھی تھی کافی غصے میں لگ رہی تھی اور غصے میں نا جانے کیا کیا بول رہی تھی۔اس سے اور برداشت نہ ہوا۔وہ دروازہ کھول سیدھا اندر داخل ہوا۔"کیا ہو رہا ہے یہاں؟مسٹر آزر کیا مسئلہ ہے؟اور یہ محترمہ کیوں چلا رہی ہیں؟"اس نے آزر نامی اس وکیل کو دیکھتے ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے۔یہ کیا بتائیں گے،میں بتاتی ہوں۔۔وہ ایک بار

پھر سے شروع ہو چکی تھی۔ عماد نے رخ اس کی طرف کیا اور اس کے چہرے کی طرف دیکھا لمحے بھر کو وہ ٹھہر گیا۔۔ پھر بولا آپ میرے آفس میں آئیں؛ یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا اور وہ اس کے پیچھے چل دی۔

....

جی اب بتائیں کیا مسئلہ ہے مس۔۔؟؟ آفس میں اپنی کرسی سنبھال کر عماد نے اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ساتھ ہی پوچھا۔"ارسہ۔۔ارسہ جہانگیر" سر میں یہاں اپنے بھائی کے کیس کے سلسلے میں آئی ہوں؛ ارسہ نے بتانا شروع کیا۔ سر ہم اسلام آباد سے کچھ دور ایک گائوں کے رہائشی ہیں۔ وہاں ہماری کچھ زمینیں ہیں جن پر گائوں کا چوہدری ناجائز قبضہ کیئے بیٹھا تھا، میرے بھائی کے کیس

کرنے پر چوہدری کے بیٹے نے اس کو قتل کروا دیا۔ سر اس کی ایف۔آئی۔آر درج ہے لیکن پولیس نے ابھی تک کچھ نہیں کیا۔ میں ان لوگوں پر کیس کرنا چاہتی ہوں ۔سر میری ایک دوست نے مجھے "گائیڈڈ پاتھ" کے بارے میں بتایا تھا، اسی لئے میں یہاں آئی تھی، لیکن یہاں بیرسٹر آزر نے کیس لینے سے صاف انکار کر دیا؛اس نے الف تا یے ساری داستان عماد کے گوش گزار دی۔ سر اس فائل میں سب درج ہے؛ارسہ نے ایک فائل عماد کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔وہ کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر انٹر کام اٹھا کر کسی کو بلانے لگا۔

......

جی تو مسٹر آزر! کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ نے آپ نے مس ارسہ جہانگیر کا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیس لینے سے انکار کیوں کیا؟ حالانکہ آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا، اس نے بیرسٹر آزر سے پوچھا۔ "سر یہ کیس بہت خطرناک ہے۔ اس میں بہت خطرہ ہے ۔ میڈم جن لوگوں پر کیس کروانا چاہتی ہیں وہ کوئی عام لوگ نہیں ہیں۔ سر ان پہ پہلے سے ہی بے شمار کیسز ہیں، لیکن ان کیسز کا فیصلہ آج تک کوئی نہیں کروا سکا۔ کیس کے دوران ہی وہ وکٹم کی فیملی یا وکیل کو قتل کروا دیتے ہیں اور پولیس نے آج تک ان کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی۔ ان کیلیئے بندے مروانا یا خود مارنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اور بالفرض اگر ہماری فرم اس کیس کو لے بھی لے تو ہاتھ کچھ نہیں آنے والا سر یا تو کاروائی شروع ہی نہیں ہو گی یا پھر یہ کیس سالوں چلتا رہے گا اور آخر میں ہم ہار جائیں گے۔ ایسے

www.novelsclubb.com

میں بات ہماری ریپوٹیشن پر آجائے گی"؛ بیرسٹر آذر نے عماد کو مختلف پہلوئوں سے آگاہ کیا۔ وہ سوچ میں پڑ گیا، وہ اس لڑکی کو ناامید نہیں لوٹانا چاہتا تھا اور دوسی

طرف مسٹر آزر کی باتیں بھی سہی تھیں وہ وکیل تھے اور ہر پہلو کو دیکھتے تھے، عماد نے بھلے جتنی کتابیں پڑھی ہوں وہ وکیل نہیں تھا۔ اس نے فیصلہ لے لیا وہ اس لڑکی کو انصاف دلوانے کی ہر کوشش کرے گا پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ "مسٹر آزر آپ اپنی ٹیم کے ساتھ اس کیس پر ورکنگ شروع کریں اس نے ارسہ کی دی ہوئی فائل ان کے حوالے کرتے ہوئے کہا اور میں خود بھی اس کیس کے سلسلے میں آپ کے ساتھ رہوں گا"؛ عماد نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ بیرسٹر آزر آرڈر سنتے

ہی فائل اٹھائے چل دیئے جبکہ ارسہ ابھی تک وہیں موجود تھی۔

اس کو شرمندگی ہو رہی تھی عماد کے بارے میں اپنی کی گئی باتوں پر۔ "آئی ایم سوری سر"، اس نے عماد سے اپنے رویئے کی معافی مانگنا چاہی۔ اٹس آل اوکے مس

ارسہ جہانگیر، امید ہے کہ اب آپ گائیڈڈ پاتھ اور عماد حسن کے بارے میں اپنی رائے تبدیل کر لیں گی؛ اسے وہ باتیں شاید اچھی نہ لگیں تھیں۔ ارسہ نے اس کی سرمئی آنکھوں میں دیکھا جہاں سنجیدگی تھی وہ نادم ہو گئی۔ اوکے ویل یہ میرا کارڈ ہے فور فرتھر انفارمیشن (مزید معلومات کیلیئے) اور آپ کائنڈلی اپنا کانٹیکٹ نمبر ریسیپشن پہ نوٹ کروا دیں؛ عماد نے پروفیشنل طریقے سے بات ختم کی۔

....

کورٹ میں احمد جہانگیر قتل کیس چل رہا تھا۔ عماد اور ٹیم دو پیشیاں بھگت چکے تھے۔ یہ کیس بہت مشکل تھا گواہ موجود تھے لیکن کوئی گواہی دینے کو تیار نہ تھا ایسے میں عماد کی ٹیم نے ان کو کورٹ تک لے جانے کیلیئے بہت محنت کی تھی۔ بہت سا وقت اور پیسہ صرف ہوا تھا۔ ارسہ بھی اب کیس کے سلسلے میں اسلام آباد ہی شفٹ ہو چکی تھی۔ عماد کیساتھ وہ اس کی امی سے بھی ملی تھی۔ عماد حسن اس کیس کے بارے

میں بہت فکر مند تھا وہ ہر جگہ پیش پیش ہوتا۔عام طور پر وہ کیسز کو صرف آفس میں ہی دیکھتا تھا اور اپنی رائے کا اظہار کرتا لیکن اس بار ایسا نہ تھا۔

......

ارسہ بہت مطمئن تھی اسے امید تھی کہ اس کے بھائی کو انصاف ملے گا۔عماد کی محنت اور کوششوں کو دیکھ کر وہ تہہ دل سے اس کی شکر گزار تھی۔وہ دونوں اکثر کیس کو ڈسکس کرتے ساتھ پائے جاتے تھے۔ارسہ وقتاً فوقتاً اس سے کیس کے مختلف پوائنٹس ڈسکس کرتی،وہ بھی بہت باریک بینی سے ہر چیز کو دیکھتی تھی کیونکہ "ارسہ جہانگیر خود ایک لاء سٹوڈنٹ تھی۔"

www.novelsclubb.com

ایک دن وہ لوگ بیٹھے ارسہ کی یونی کی کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔"آپ تو جانتے ہی ہیں کہ سول کوڈ کتنا بورنگ سبجیکٹ ہے،اففف اور اوپر سے اس کی ٹیچر

۔۔،ویسے آپ کا سول کوڈ کا ٹیچر کیسا تھا؟ مجھے تو نہیں لگتا کہ اچھا ہو، ہو ہی نہیں سکتا۔۔"ارسہ نے اپنا نظریہ عماد کیساتھ شئیر کر کے اس کی رائے

لینی چاہی۔"میرا سول کوڈ کا کوئی ٹیچر نہ تھا، کیونکہ میں نے لاء نہیں پڑھا۔ہسٹری اور سوشیالوجی میرے سبجیکٹ تھے، ہاں میری ہسٹری کی پروفیسر بہت اچھی تھیں" اسنے نرم سی مسکراہٹ چہرے پر لیئے ارسہ کی معلومات میں اضافہ کیا۔"کیا مطلب۔۔۔آپ لائیر نہیں ہیں؟"اسنے بے انتہا حیرت سے اگلا سوال کیا۔"ہاں ارسہ جہانگیر صاحبہ میں پروفیشنل لائیر نہیں ہوں، انفیکٹ میں نے کبھی کسی لاء کالج کی جانب دیکھا تک نہیں"اس نے گہری سانس بھرتے ہوئے، خود کو کافی حد تک پر سکون رکھ کے اس کو جواب دیا۔وہ اب یہ تو بالکل بھی نہیں چاہتا تھا کہ ارسہ اس سے پوچھے، آپ نے لاء کیوں نہیں پڑھا، وغیرہ۔ چھ سال پہلے جو کچھ ہوا تھا وہ اس پر

شرمندہ نہیں تھا، بس اسے پسند نہیں تھا سب کو بتانا۔ لیکن اس نے سوچا تھا ایک دن وہ ارسہ کو پوری بات ضرور بتائے گا۔

ارسہ کو یہ جان کر حیرت ہوئی تھی کہ عماد حسن پروفیشنل لائیر نہیں ہے بلکہ اس نے تو سرے سے لاء پڑھا ہی نہیں ہے، دلچسپی رکھنے کے باوجود ایسا کیوں تھا یہ بات عماد نے اسے نہیں بتائی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جیسے جیسے کیس آگے بڑھتا جارہا تھا، مخالف پارٹی کا غصہ ساتویں آسمان کو جارہا تھا۔ عماد حسن کو روز دھمکی آمیز پیغام اور کالز موصول ہوتیں تھیں۔ اس نے اس بات

کا ذکر کسی سے نہ کیا تھا، یہاں تک اپنی ٹیم سے بھی نہیں۔اس پر دو دفعہ قاتلانہ حملے ہو چکے تھے۔جوابا

اس نے اپنی سیکیورٹی تھوڑی سخت کر لی تھی۔وہ اس سب سے ڈر کر اس کیس کو درمیان میں نہیں چھوڑ سکتا تھا۔اس نے ارسہ کو زبان دی تھی۔اس نے ارسہ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ "ندیم احسن خان" کو پھانسی کے پھندے تک پہنچائے گا پھر چاہے اس کو جو بھی کرنا پڑا وہ کرے گا۔

....

آج کی صبح بہت چمکدار تھی۔ثنایا حسن نے اپنے بیٹے کو دعائوں کے حصار میں رخصت کیا تھا۔آج احمد جہانگیر بنام ندیم احسن خان کی آخری پیشی تھی۔آج فیصلہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

احمد جہانگیر کے حق میں ہونا تھا۔آج اس کو انصاف ملنا تھا۔آج گائیڈڈ پاتھ کی ٹیم کو ان کی اتنا عرصہ کی گئی محنت کا صلہ ملنا تھا۔آج ظلم کا خاتمہ

ہونا تھا۔عماد کو پورا یقین تھا کہ فیصلہ ان کے حق میں ہی آئے گا،اور ارسہ۔۔۔وہ دعا گو تھی کہ سب خیر خیریت سے ہو جائے۔دوسری طرف ملک احسن خان تھا۔۔جسے اپنے بیٹے کو موت کے اتنے قریب جاتا دیکھ کر سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ عماد حسن کا آج ہی قتل کر دے۔۔۔

آج کا دن بہت اہم تھا۔

www.novelsclubb.com

■■■■■■■

کیس ختم ہو چکا تھا۔انصاف ہو گیا تھا۔ندیم احسن خان ولد ملک احسن خان کیلیئے احمد جہانگیر کا قتل کرنے کے جرم میں دفعہ 302 کے تحت پھانسی کی سزا سنائی جا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

چکی تھی۔ارسہ جہانگیر اپنے بھائی کے آگے سرخرو ہو چکی تھی،وہ اپنے باپ کے آگے سرخرو ہو چکی تھی

جس نے اسے پڑھایا تھا اسے اتنا اعتماد دیا تھا کہ وہ آج یہ سب کرنے کے قابل ہوئی تھی۔اس نے فون پر عماد کی امی کو اطلاع دے دی تھی وہ کھانے پر ان کی منتظر تھیں ۔

وہ دونوں دیگر پیپر ورک ختم کر کے پارکنگ کی طرف جا رہے تھے۔عماد بہت جوش سے اسے کچھ بتا رہا تھا وہ اسے سن رہی تھی۔عماد نے اس کیلیئے گاڑی کا دروازہ کھولا وہ اندر بیٹھ گئی۔ www.novelsclubb.com

جیسے ہی عماد مڑا۔۔۔

فضا میں تیز تڑتڑاہٹ کی آواز گونجی۔۔۔لمحے بھر کیلیئے سب کچھ ساکت ہو گیا۔۔۔ہر چیز اپنی جگہ پر رک گئی۔۔۔ارسہ جہانگیر کو ابھی کچھ دیر پہلے ہونے والی کاروائی کی جیسے سمجھ ہی نہیں آئی۔اور عماد حسن۔۔۔وہ شاید تیار تھا اس

سب کیلیئے وہ ابھی ہوش میں تھا۔

"ارسہ کال دی پولیس۔۔۔کال دی سیکیورٹی۔۔۔ہری اپ" اس نے فوراً اس کو ہدایت دی۔ارسہ کو اس کی آواز نے جھنجوڑا۔۔اس نے اپنے موبائل سے پولیس کو اطلاع دی۔وہ عماد کے پاس آئی۔وہ اب بے ہوش ہو چکا تھا۔اس کو ایک گولی دل کے پاس لگی تھی۔ارسہ نے ایمبولینس کو کال کی۔سارے لوگ جمع ہو چکے تھے۔کسی نے حسن غازان کو اطلاع دی۔۔۔

■■■■■■■■■

پمز ہاسپٹل کے سرد کوریڈور میں ثنایا حسن، حسن غازان اور ارسہ جہانگیر موجود تھے۔ثنایا رو رہی تھیں اور حسن کبھی ان کو دیکھتے تو کبھی او۔ٹی کے بند دروازے کو جس کی دوسری طرف ان کا بیٹا زندگی موت کی کشمکش میں تھا۔

انہیں ابھی اطلاع دی گئی تھی کہ شوٹر کو گرفتار کیا جا چکا تھا۔ارسہ گم سم سی بیٹھی تھی وہ دعا کر رہی تھی لیکن اس کے لب ایک دوسرے میں پیوست تھے اس میں لب کھولنے کی بھی سکت نہ تھی۔وہ دعا کر رہی تھی کہ اندر موجود اس انسان کو کچھ نہ ہو۔۔۔وہ جو اتنے کم وقت میں اس کا بہترین دوست بن چکا تھا۔۔۔اسے کچھ نہ ہو۔۔۔وہ اللہ سے دعا گو تھی کہ "وہ اس سے اس کا دوست، اور اس کے ماں باپ سے ان کا لخت جگر نہ چھینے"۔لیکن شاید یہ وقت قبولیت کا نا تھا۔آپریشن ختم ہوا ۔۔او۔ٹی کا دروازہ کھلا۔۔ڈاکٹر سجاد باہر آئے، اسے لگا اس کی دعائیں سن لی گئی ہیں

۔۔۔"وی آر سوری۔۔ ہم آپ کے پیشنٹ کو نہیں بچا سکے۔۔ ہی از نو مور"؛ ڈاکٹر کہہ کر چلا گیا۔

ہاں۔۔۔ یہ وقت قبولیت کا نا تھا۔ خدا نے اس کی زندگی اتنی ہی لکھی تھی۔ ان کا ساتھ بس اتنا ہی تھا۔ اس کے ماں باپ کو باقی زندگی اپنے جان سے پیارے بیٹے کے بغیر بسر کرنی تھی۔ باڈی کو وارڈ میں شفٹ کیا جا رہا تھا۔ ثنا یار رو رہی تھیں اونچا اونچا حسن بھی رو رہے تھے۔۔ لیکن اس کے آنسو بھی نہیں نکل پا رہے تھے۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔ وہ یقین کر ہی نہیں سکتی کہ "عماد حسن مر چکا ہے"۔۔ اللہ نہیں یہ سب جھوٹ ہو۔۔ کاش یہ جھوٹ ہوتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

▪▪▪▪▪▪▪▪

عماد حسن کو گزرے ایک ماہ بیت چکا تھا۔ عماد کو شوٹ کرنے والا موقع پر ہی پکڑا جا چکا تھا اور اس نے ملک ندیم احسن کا نام لیا تھا۔ دیگر کاروائی مکمل کر کے ملک ندیم کو صرف ایک پیشی میں

ہی پھانسی کی سزا دی جا چکی تھی۔ وہ بہت اثر و سوخ والے تھے لیکن یہاں بات ہر دل عزیز عماد حسن کی تھی۔

ان لوگوں نے کافی حد تک خود کو سنبھال لیا تھا۔ ہاں اب وہ کوشش کرتے تھے نہ رونے کی۔ ارسہ نے حسن غازان کی اجازت سے گائیڈڈ پاتھ جانا شروع کر دیا تھا۔ زندگی نارمل ہو رہی تھی لیکن وہ جانتی تھی کہ اب کچھ بھی مکمل ٹھیک نہ ہو گا۔ وہ عماد کے ساتھ والے آفس میں بیٹھتی تھی۔ عماد حسن کے شروع کیئے گئے مشن کو اب اس نے پورا کرنا تھا وہ عماد حسن تو نہ تھی لیکن وہ پوری کوشش کرے گی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ جنگ انصاف کی جنگ تھی اور زندگی کیساتھ اسے بھی یوں ہی چلنا تھا۔بس اس کو لڑنے والے کرداروں نے بدلنا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔

ختم شد۔

www.novelsclubb.com